بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	یکم ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۲ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۳۲

اخبار احمدیہ

۔ربوہ ۹ اخاء / اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں لندن سے آمدہ ۴ اکتوبر کی آخری اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب کرام توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی عنایات اور رحمتوں کی بارش ہمارے آقا پر برسائے رکھے۔ ہمارے پیارے امام کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کے مقاصد دینیہ میں غیر معمولی برکات عطا کرے۔ آپ کی ذات بابرکات کو دنیا بھر میں ہدایت اور نور پھیلانے کا ذریعہ بنائے

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۸ اکتوبر کو ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ آپ کی طبیعت روانگی کے وقت ہلکی حرارت اور کمزوری کی وجہ سے ناساز تھی۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کا بابرکت وجود ہمارے درمیان تادیر قائم رکھے۔ اور آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔

۔ مورخہ ۷ اخاء ۱۳۵۹ ہش / ۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بھتیجے عزیزم نفاست احمد چوہدری کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام اس کے دادا مرحوم کے نام پر نثار احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر دے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔

(ظہور احمد ناظر دیوان ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مخلوق کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے

مخلوق کے لئے دلسوزی اور گداز ش میں آپ سب انبیاء سے بڑھے ہوئے تھے

"ماموریں جو آتے ہیں ان کی فطرت میں بھی ایک بات ہوتی ہے وہ کیا؟ مخلوق کے لئے دلسوزی اور بنی نوع انسان کی خیرخواہی کے لئے ایک گداز ش وہ طبعی طور پر چاہتے ہیں کہ لوگ ہدایت پا جاویں۔ اور خدا تعالیٰ میں زندگی حاصل کریں۔

پس یہ سر ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دوسرے حصہ میں یعنی اظہار رسالت محمدیہ میں رکھا ہے۔ جیسے پیغام پہنچانے والے عام طور پر پیغام پہنچا دیتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔ گویا وہ تبلیغ صرف کان ہی تک محدود ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے مامورین الٰہی کان تک بھی پہنچاتے ہیں۔ اور اپنی قوت قدسی کے زور اور ذریعہ سے دل تک بھی پہنچاتے ہیں۔ اور یہ بات کہ جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے۔ اور ظل اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ۔ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶)

طلباء طالبات جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ جون ۱۹۸۰ء کی تقریب میں ان طلباء کو جو کسی بورڈ / یونیورسٹی کے امتحان میں اول دوم سوم آئے تھے انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائے تھے۔ اور بعض کے لئے تمغہ جات دیئے جانے کا اعلان فرمایا تھا

جو طلباء و طالبات ۱۳ جون ۱۹۸۰ء کے بعد ۴ نومبر تک کسی بھی بورڈ یا یونیورسٹی میں اول دوم سوم آئیں وہ اپنے پورے تعلیمی کوائف مع دستاویزی ثبوت و تصدیق امیر صاحب جماعت متعلقہ نظارت تعلیم کو ارسال فرمائیں۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے دست مبارک سے انشاء اللہ العزیز انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائیں گے۔

اول پوزیشن اور دوم پوزیشن والوں کو طلائی اور سوم پوزیشن والوں کو چاندی کا تمغہ دیا جائے گا۔

اگر باوجود نتیجہ نکل آنے کے کسی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم نے ۴ نومبر تک مذکورہ بالا کوائف کے ساتھ نظارت تعلیم کو مطلع نہ کیا۔ تو اگرچہ وہ تعلیمی تمغہ کے تو حقدار ہوں گے۔ مگر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ سے انعامی تمغہ وصول نہیں کر سکیں گے۔

نوٹ :۔ ٹیکنیکل بورڈ اس انعامی سکیم میں شامل نہیں ؛

(ناظر تعلیم ربوہ)

پبلشر مسعود احمد ؛ پرنٹر سید عبدالحی ؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱ بابت ۱۴، ۱۵؍ جولائی ۱۹۸۰ء

سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

حضور نے سوئٹزرلینڈ کے علاوہ آسٹریا کے ایک علاقہ میں جا کر قدرتی حسن سے مالا مال بعض دلکش مناظر بھی دیکھے

اللہ تعالیٰ کی بعض جلالی اور جمالی صفات کے پرکیف مظاہر میں قدرت و حکمتِ الٰہی کا بصیرت افروز مشاہدہ

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت مختلف ممالک کے معززین کی شرکت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جن چیزوں کو اپنے نشان کے طور پر بطور خاص پیش کیا ہے ان میں سے ایک دنیا کے مختلف حصوں میں پائے جانے والے سلسلہ ہائے کوہ بھی ہیں۔ ان کے بے انداز منافع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں جس کے اندر پہاڑ پیدا کئے گئے ہیں بڑی برکت رکھی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا

(حٰم السجدۃ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور اُس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے ہیں اور اس میں بڑی برکت رکھی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے زمین میں جو بے انداز برکت رکھی گئی ہے اس کا ایک اہم اور بنیادی سبب اور ذریعہ پہاڑ بھی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہاڑ بھی مختلف قسموں اور مختلف رنگوں کے بنائے گئے ہیں تا کہ یہ مختلف النوع پہاڑ اپنے مختلف النوع فوائد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کا ثبوت پیش کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝

(فاطر آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے بادل سے پانی اتارا ہے۔ پھر ہم نے اس سے مختلف قسم کے پھل پیدا کئے ہیں اور پہاڑوں میں سے مختلف قسم کے پہاڑ ہوتے ہیں (جو ایک دوسرے سے) ممتاز ہوتے ہیں، بعض سفید، بعض سُرخ، مختلف رنگوں کے اور کالے سیاہ بھی۔

الغرض یہ کائنات، اسکی ہر شئے اور اسی طرح کرۂ ارض پر پھیلے ہوئے انواع و اقسام کے پہاڑی سلسلے اور ان میں پوشیدہ مختلف النوع فوائد اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کا ایک زبردست نشان ہیں۔

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ نے حضور ایدہ اللہ کی بے پناہ دینی و جماعتی مصروفیات اور لگاتار کام اور تکان کے پیش نظر آرام اور تفریح کا ایک مختصر وقفہ نکالنے کی غرض سے سوئٹزرلینڈ اور اس کے پڑوسی ملک آسٹریا کے بعض مختلف النوع پہاڑی سلسلوں کی محدود اور مختصر سیر کا پروگرام تجویز کیا تھا تا کہ یہ سیر پہاڑی سلسلوں کی تخلیق میں پوشیدہ عظیم الشان حکمت کے قریبی مشاہدہ و مطالعہ کا سبب بن سکے۔ حضور نے سیر کی غرض کے اس دینی پہلو کے پیش نظر اس تجویز کو قبول فرماتے ہوئے اس کی منظوری عطا فرمادی تھی۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ مع اہل قافلہ ۱۴؍ جولائی کو زیورک سے آسٹریا کا ایک سلسلۂ کوہ دیکھنے اور اس سے اگلے روز ۱۵؍ جولائی کو سوئٹزرلینڈ کے ایک مختلف نوعیت کے پہاڑی سلسلہ کا مشاہدہ کرنے تشریف لے گئے۔ دونوں روز پروگرام کے مطابق جس جس مقام تک جانا طے ہوا تھا حضور اُس تک پہنچنے سے پہلے ہی واپس تشریف لے آتے رہے کیونکہ مقصد محض سیر و تفریح نہ تھا بلکہ غرض قرآنی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں اور وراء الوراء حکمتوں کے مہتمم بالشان مظاہر کا مشاہدہ و مطالعہ تھا۔

۱۴؍ جولائی ۱۹۸۰ء بروز پیر

۱۴؍ جولائی کو حسب پروگرام حضور مع اہل قافلہ (و بعض مقامی احباب) احمدیہ مشن زیورک سے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر موٹر کاروں کے ذریعہ آسٹریا کے جنوبی علاقوں کے ایک حصہ کا سلسلۂ کوہ دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوئے۔ قافلہ کی کاریں اُس بڑی جھیل کے ساتھ ساتھ جو زیورک سے مشرق کی جانب شمرکون (SCHMERKON) نامی مقام تک بہت طویل علاقہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ لاخن (LACKEN) کے مقام تک گئیں۔ یہاں سے سڑک جھیل سے کسی قدر جانب جنوب ہٹ کر مشرق کی طرف مُڑتی ہوئی ویلن سی (WALENSEE) نامی ایک نسبتاً چھوٹی لیکن بہت خوبصورت جھیل کے کنارے آنکلی۔ سڑک ویلن سٹڈ (WALENSTADT) کے مقام تک جھیل کے کنارے کنارے چلتی ہے۔ یہ جھیل بھی لمبائی میں مغرب سے مشرق کی طرف پھیلی ہوئی ہے۔

مُرگ نامی پہاڑی مقام کا حسین منظر

یہاں راستہ میں حضور مُرگ (MURG) کے مقام پر کچھ وقت کے لئے رُکے۔ اس جگہ شمالی جانب جھیل کے اُس پار ایک بلند و بالا پہاڑی سلسلہ جھیل پر سایہ فگن ہے۔ اسطرح جھیل شمالی اور جنوبی دونوں اطراف سے دو بہت اُونچے پہاڑی سلسلوں کی درمیانی وادی میں سے ہو کر گزرتی ہے اور جنوبی جانب سڑک پر سے گہرائی میں اسطرح جگمگ جگمگ کرتی نظر آتی ہے جسطرح کوزے کی تہہ میں پانی تارہ کی طرح جھل مل جھل مل کرتا دکھائی دیتا ہے۔ جسوقت حضور وہاں پہنچے مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے جھیل کے اُس پار شمالی سلسلہ کوہ کی چوٹیوں پر ہلکے سرمئی رنگ کے بادل فضا میں تیر رہے تھے اور سفید دھوئیں کی مانند ادھر اُدھر پھیل پھیل کر اپنی شکلیں ہی نہیں بدل رہے تھے بلکہ ان کی اپنی شکلیں بدلنے کے نتیجہ میں سلسلۂ کوہ کی ہیئت بھی لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہو رہی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم ہر لمحہ ایک نئے دلکش منظر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ سلسلہ کوہ کی چوٹیاں کبھی بادلوں میں چھپ جاتیں اور کبھی جزوی کبھی کُلی طور پر نمودار ہو جاتیں۔ پوری فضا پر ہلکے دودھیا بادلوں کی مہین چادر چھائی ہوئی تھی جس نے اس منظر کے پورے ماحول کو سحر آلود بنا رکھا تھا۔ اُدھر شمالی جانب کے سرسبز و شاداب سلسلۂ کوہ کا عکس نیچے جھیل کی چمکیلی سطح کو سبز مخملی فرش میں تبدیل کر کے ایک عجیب سماں باندھنے کا موجب بنا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ پہاڑوں نے ہی سبز پوشاک نہیں پہنی ہوئی بلکہ زمین بھی گہرے سبز رنگ کے چمکدار فرش سے آراستہ و پیراستہ ہے اور دائیں بائیں آگے پیچھے، اُوپر نیچے الغرض ہر ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ حکمران ہے۔ تھوڑی دیر اس دلکش منظر سے لطف اندوز ہونے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد حضور مع اہل قافلہ جھیل کے ساتھ ساتھ سرگنز (SARGANS) نامی قصبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

سر بفلک پہاڑوں کی سرزمین

حضور کی معیت میں جملہ اہل قافلہ سرگنز سے جانب شمال سفر کرتے ہوئے شان والڈ (HANWALD) کے مقام پر حد عبور کر کے سر بفلک پہاڑوں کی سرزمین یعنی آسٹریا کی حدود میں داخل ہوئے اور وہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر آسٹریا کے سرحدی قصبے فیلڈ کرخ میں کچھ وقت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رک کر سنٹرل ہوٹل لووین (LOWEN) میں دوپہر کا کھانا کھایا۔

آسٹریا کی حدود میں داخل ہوتے ہی سڑک کے دونوں طرف بہت بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہاں پہنچتے پہنچتے موسم خوب کھل چکا تھا۔ اور دھوپ کی وجہ سے پہاڑوں کا رنگ روپ اچھی طرح نکھر چکا تھا۔ حتیٰ کہ دور دور تک پھیلے ہوئے سلسلہ ہائے کوہ اور وادیوں کے قدرتی حسن کا مشاہدہ کرنے میں کوئی روک باقی نہیں رہی تھی۔ سڑک وادیوں کے بیچ میں سے بل کھاتی اور ایک موڑ کے بعد دوسرا موڑ کاٹتی ہوئی گزرنے لگی اور ہر موڑ پر آسمان سے باتیں کرتی ہوئی پہاڑوں کی ایک دوسرے کی اوٹ سے جھانکتی ہوئی اونچی نیچی چوٹیاں نت نئے مناظر پیش کرنے لگیں۔

فیلڈکرخ کے قصبہ کے بعد قافلہ کی کاریں مشرق کی جانب مڑنے والی ایک سڑک پر چلنے لگیں اور پہاڑوں کے دلکش نظارے آنکھوں کے سامنے لاتی ہوئی نہایت دشوار گزار پہاڑوں کے اس طویل سلسلہ کے دامن میں آ پہنچیں جو کوہ ارلبرگ (ARLBERG) کے نام سے موسوم ہے اور اس علاقہ کا بلند ترین سلسلہ کوہ شمار ہوتا ہے۔

طویل ترین پہاڑی سرنگ

اس دشوار گزار سلسلۂ کوہ کے نہایت پُر پیچ اور خطرناک راستوں سے بچنے کے لئے کلوسٹرلے (KLOSTERLE) نامی قصبہ سے سینٹ آنٹن (ST. ANTON) نامی قصبہ تک اس سلسلۂ کوہ کو اندر ہی اندر کھود کر ایک چودہ کلو میٹر لمبی نہایت کشادہ سرنگ نکالی گئی ہے جو غالباً دنیا کی طویل ترین سرنگ شمار ہوتی ہے اور انجینئرنگ کے نہایت ترقی یافتہ فن کے ایک شاہکار کی حیثیت سے دنیا بھر میں مشہور ہے اس سرنگ میں ہر وقت دو طرفہ ٹریفک جاری رہتی ہے۔ ہر موٹر گاڑی یا ٹرک وغیرہ کو اس میں سے گزرنے کے لئے ۱۸ مارک (قریباً نوے روپے) ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہے اور اگرچہ بجلی کے قمقموں سے جگمگ کر رہی ہوتی ہے پھر بھی ایک دفعہ اس میں داخل ہونے اور برق رفتاری سے موٹر چلانے کے باوجود محسوس یوں ہوتا ہے کہ یہ کبھی ختم نہیں ہو گی اور اس احساس سے کسی قدر دم گھٹنے لگتا ہے۔

اس سرنگ کی وجہ سے فاصلہ تو کم ہو گیا ہے اور سامان سے لدے ہوئے بڑے بڑے دیوہیکل ٹرک اور ٹرالرز اس دشوار گزار پہاڑی سلسلہ کے نیچے سے کم سے کم وقت میں آسانی سے گزر جاتے ہیں اور اس سے نقل و حمل کے کام میں بہت سہولت ہو گئی ہے لیکن اس سرنگ میں سے گزرنے والے اُن حسین قدرتی مناظر سے محروم رہتے ہیں جو اس سلسلۂ کوہ کے بالائی حصہ میں قدم قدم پر بکھرے پڑے ہیں۔

اس طویل ترین سرنگ میں سے گزرنے کے بعد ارلبرگ کے سلسلۂ کوہ کے اُس پار پہاڑی درّہ میں سے ہو کر (جو اپنی جگہ کچھ کم حسین مناظر سے مالا مال نہ تھا) قافلہ کی کاریں سٹرنجن (STRENGEN) نامی قصبہ تک آئیں۔ پروگرام کے مطابق یہاں سے ابھی انسبروک (INSBRUCK) نامی مقام تک جانا تھا۔ جو اس مقام سے ۳۵ کلو میٹر آگے تھا۔ لیکن حضور نے سٹرنجن سے ہی زیورک واپس جانے کا فیصلہ فرمایا۔

ارلبرگ کے سلسلۂ کوہ کے نہایت حسین مناظر!

کاریں اسی راستہ سے زیورک واپس آئیں البتہ سینٹ انیٹن سے کلوسٹرلے تک ہم اکاڈیز لمبی سرنگ میں سے گزرنے کی بجائے آرلبرگ کے سلسلہ کوہ کے اوپر بل کھاتے ہوئے پیچ دار راستے سے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ سارا سلسلہ نہایت حسین اور دلکش مناظر سے پُر ہے۔ انواع واقسام کے پہاڑوں سرسبز و شاداب وادیوں اور موسم گرما میں بھی برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں کو دیکھ کر وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ کی عملی تفسیر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اور پہاڑوں کے اوپر ان کی ظاہری دولت کو دیکھ کر اور ان کے نیچے مخفی دولت کو تصور میں لا کر اور برفانی پانی کے بے شمار چشموں کا مشاہدہ کرکے دل گواہی دے اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا کی رو سے زمین میں نوع انسان کے لئے بے اندازہ برکت رکھی ہے بلاشبہ پہاڑ اس کا ایک اہم سبب اور ذریعہ ہیں

برفانی چوٹیوں کا قریب سے مشاہدہ!

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے یہ پیچ دار اور دشوار گزار راستہ چودہ کلو میٹر لمبی سرنگ کے اوپر سربفلک پہاڑوں کے درمیان میں سے گزرتا ہے۔ یہ سینٹ جیکب، سینٹ انٹن، سینٹ کرسٹوف، سٹوبن اور لانگن کے پہاڑی قصبات سے ہوتا ہوا سرنگ کے اس پار کلوسٹرلے کے مقام پر جا اترتا ہے واپسی کے سفر میں سینٹ جیکب پہنچنے پر ساڑھے پانچ بجے حضور نے مع اہل قافلہ "ہوٹل ٹیرولرہوف" (HOTEL - TIROLERHOF) میں تیسرے پہر کی چائے نوش فرمائی۔

سینٹ کرسٹوف اس پہاڑی علاقہ کا بلند ترین مقام ہے۔ یہاں پہنچ کر ارلبرگ کے سلسلہ کوہ کی برفانی چوٹیوں کا انتہائی قریب سے نظارہ کیا جا سکتا ہے جونہی موٹریں مختلف موڑ کاٹتی ہوئی اس مقام پر پہنچیں اور برف پوش چوٹیاں نگاہوں کے سامنے آئیں تو سورج کی شعاعوں کی وجہ سے وسیع و عریض برفانی خطہ کی چمک سے آنکھیں چندھیائے اور خیرہ ہوئے بغیر نہ رہیں۔ اس ناقابلِ بیان دلفریب منظر پر دل عش عش کر اٹھے۔ اس خطہ میں پہنچنے کے بعد حضور نے "ہاس پز ہوٹل" (HOSPIZ HOTEL) کے قریب جہاں سے برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کا وسیع علاقہ قریب ترین آباد مقام سے باآسانی دیکھا جا سکتا تھا۔ موٹریں رکنے کا حکم دیا حضور اور جملہ افراد قافلہ موٹر سے نکل کر قدرتی حسن سے مالا مال اس دلفریب نظارہ کو دیر تک دیکھتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت کے اس تابندہ مظہر کو دیکھ دیکھ کر اس کی تحمید و تمجید کرتے رہے۔ نہ صرف پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیاں اور ان کی درمیانی گھاٹیاں برف سے اٹی پڑی تھیں بلکہ ان سے بہہ نکلنے والے چشمے بھی برف میں تبدیل ہونے کے بعد منجمد حالت میں ایک عجیب بہار دے رہے تھے۔ جس کھلی اور وسیع و عریض جگہ احباب کھڑے تھے وہ اگرچہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے کافی نیچے کی طرف تھی اور چوٹیوں اور اس کے درمیان بہت طویل فاصلہ تھا۔ لیکن اس کے اردگرد بھی جگہ جگہ برف کی تہیں جمی ہوئی تھیں اور برف کی ان یخ بستہ تہوں کو ہاتھوں سے چھو کر ان کی سُن کر دینے والی برودت کو محسوس کیا جا سکتا تھا۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضور (جانے اور واپس آنے میں قریباً ۳۴۲ کلو میٹر کا فاصلہ طے کرکے) مغرب کے بعد زیورک واپس پہنچ گئے۔ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۰ء بروز منگل

۱۵ جولائی کو حضور مع اہل قافلہ بعض مقامی احباب کی معیت میں زیورک سے کسی قدر جنوب مغرب کی سمت میں لوزرن سے ہوتے ہوئے انٹرلاکن تک کا علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ سارا علاقہ سرسبز و شاداب پہاڑوں اور ان کے درمیان درجہ بدرجہ بلند ہوتی ہوئی وادیوں میں واقع قدرتی جھیلوں اور ان کے خوشنما مناظر کی وجہ سے بہت مشہور رہا ہے۔

بلند سے بلند تر ہوتی ہوئی جھیلیں!

اس روز موسم اچھا نہ تھا کیونکہ صبح ہی سے گہرا ابر چھایا ہوا تھا اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی حضور مع اہل قافلہ ساڑھے دس بجے صبح موٹر کاروں کے ذریعہ احمدیہ مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور ایڈلس ول (ADLISWIL)، بار (BARR)، چم (CHAM) اور ایبی کون (EBIKON) وغیرہ مقامات سے گزرتے ہوئے لوزرن (LUZERN) تشریف لائے۔ لوزرن کی وسیع و عریض جھیل جس کے دونوں طرف پہاڑی سلسلے اندر تک گھستے اور [illegible] سے باہم ملے ہوئے مختلف حصوں میں تقسیم کرتے چلے گئے ہیں۔ اپنے بے نظیر نہایت ہی دلکش مناظر کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ بیرونی ممالک کے سیاح اس کے دلکش مناظر سے لطف اندوز ہونے اور اس کے گردا گرد پہاڑوں کی بلندیوں پر بنے ہوئے ہوٹلوں میں قیام کرنے یہاں بکثرت آتے ہیں۔

یہاں پہنچتے پہنچتے خاصی تیز بارش شروع ہو چکی تھی جس نے اس علاقے کے نہایت دلکش مناظر کو دھندلا کر رکھ دیا تھا۔ اس لئے یہاں کسی مقام پر اترے بغیر قافلہ جھیل کے کنارے کنارے بلندی کی طرف سفر کرتا ہوا لوزرن سے بھی بلند تر مقام سرنن (SARNAN) آیا اور یہاں سے جھیل سرنن کے کنارے کنارے مزید بلندی کی طرف سفر کرتا ہوا اس سے بھی بلند تر مقام برنز (BRIENZ) پہنچا۔ یہاں کی وسیع و عریض جھیل کے آخری سرے پر انٹرلاکن کا قصبہ واقع ہے جو اپنے دلفریب مناظر کی وجہ سے بہت مشہور

سورج کی غیر متوقع شعاعیں اور ان کی کرشمہ سازی

حضور نے انٹرلاکن (INTER-LAKEN) جانے کی بجائے جو برنز سے پندرہ کلومیٹر دور ہے "برنزر لیک" کے کنارے اتر کر برنزر برلی (BRIENZER BURLI) نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور پھر کچھ دیر جھیل کے کنارے کنارے چہل قدمی فرمائی۔ اگرچہ اس وقت بھی ابر چھایا ہوا تھا اور اس سے پہلے بارش ہوتی رہی تھی جس کی وجہ سے جھیل کا پورا منظر دھند میں لپٹا ہوا تھا لیکن اچانک بادلوں کی اوٹ سے سورج کی بعض شعاعیں نمودار ہوئیں اور انہوں نے پیش منظر میں ایک عجیب سماں پیدا کر دکھایا۔ سورج کی ان غیر متوقع شعاعوں کی وجہ سے پہاڑوں کی برف پوش چوٹیاں یکدم چاندی کے مانند چمکنے اور نگاہوں کو خیرہ کرنے لگیں ادھر حد نگاہ تک پھیلی ہوئی جھیل کی سبزی مائل سطح بھی ان شعاعوں کی وجہ سے یکدم چمک اٹھی اور اس میں اٹھنے والی نہایت چمکدار سیمابی لہریں آنکھوں کے سامنے چکا چوند کی کیفیت پیدا کرنے لگیں۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک محدود حصہ اوپر آسمان بھی چمک رہا ہے اور نیچے زمین بھی چمک رہی ہے اور درمیانی فضا زمرد کی طرح سبز رنگ میں رنگی ہوئی ہے یہ ایک بہت ہی دلکش و دلفریب نظارہ تھا۔ جو بادلوں کے پیچھے سے یکدم نمودار ہونے والی سورج کی غیر متوقع شعاعوں نے پیدا کر دکھایا اس خوبصورت منظر سے کچھ دیر لطف اندوز ہونے اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی حمد میں مصروف رہنے کے بعد حضور نے انٹرلاکن جانے کی بجائے یہیں سے واپسی کا قصد فرمایا اور پانچ بجے سہ پہر زیورک واپس تشریف لے آئے۔ اس روز حضور نے اہل قافلہ کی معیت میں آنے اور جانے میں مجموعی طور پر ۲۵۶ کلومیٹر مسافت طے کی۔

جلال و جمال کے مختلف مناظر کا جداگانہ امتیاز

آسٹریا کے پہاڑی نظاروں اور سوئٹزرلینڈ کے پہاڑی نظاروں میں یکساں دلکشی و دلفریبی کے باوجود ایک نمایاں فرق تھا اس لئے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کے مظہر تھے۔ آسٹریا کے فلک بوس پہاڑ بیک وقت برف پوش اور سرسبز و شاداب ہونے کے باوجود وادیوں میں بننے والی قدرتی جھیلوں کی آرائش سے یکسر معرا تھے۔ وہ دلکش ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے جلال و جبروت اور ایک گونہ حسین و جمیل ہیبت کے آئینہ دار تھے۔ اس کے بالمقابل سوئٹزرلینڈ کے برف پوش اور سرسبز و شاداب پہاڑوں نیز جھیلوں کی کثرت نے وہاں کے خوشنما نظاروں کو زندگی اور تازگی سے ہمکنار کر کے ان میں ایک عجیب دلربائی پیدا کر دکھائی تھی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی صفات جلال کی بجائے صفاتِ جمال کا آئینہ دار بنا کر کائنات کی اس قرآنی صداقت کو اجاگر کر دکھایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زندہ چیز کو پانی سے زندہ کیا ہے چنانچہ سوئٹزرلینڈ میں جھیلوں کی شکل میں پانی کی فراوانی نے وہاں کے دلکش مناظر میں زندگی کی جو لہر دوڑا رکھی ہے وہ آسٹریا کے مناظر میں موجود نہیں۔ البتہ جلال و جبروت اور ایک دلکش ہیبت سے وہاں کے مناظر مالا مال ہیں اور اس بناء پر کچھ کم دلفریب نہیں۔

الغرض ان دونوں ملکوں کے بعض محدود حصوں کی یہ مختصر سیاحت بہت ایمان پرور اور بصیرت افروز ثابت ہوئی۔ اس سیاحت کے دوران سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی بیان فرمودہ یہ حقیقت اور زیادہ شدت کے ساتھ اجاگر ہو کر مشاہدہ میں آئی:-

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت

۱۵ر جولائی کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں احمدیہ مشن ہاؤس میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ دعوت ہوئی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ سوئٹزرلینڈ، یوگوسلاویہ، البانیہ، مصر اور پاکستان کے بہت سے معززین شریک ہوئے۔ انہوں نے ما حضر تناول کرنے کے دوران اور بعد میں بھی حضور سے مختلف علمی موضوعات پر باتیں کیں۔ یہ سب حضرات حضور کے پرمعارف ارشادات سے مستفیض ہو کر ازحد مسرور ہوئے ان میں سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر عزالدین حسن، یونیورسٹی پروفیسر جناب یوخم (MR. Jochim) ایک مقتدر پادری مسٹر شیٹرن (MR. STERN)، روزنامہ "لُو آئے تھیر شر سائی ٹونگ" کے نامور جرنلسٹ مسٹر ہرنی (MR. HURNI)، نلپائن کے مسٹر لفیننگر (MR. PFENINGER) مصر کے جناب فاروق حیات علی اور ترکی کے جناب اسمٰعیل کامل اوغلو بھی شامل تھے۔ استقبالیہ دعوت کے اختتام پر جب مہمان حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے رخصت ہونے لگے تو یوگوسلاویہ کے مسٹر نادر نے وزح ملکیہ، مسٹر نادر نے وزح مرساد، مسٹر لوکیو ریامو اور مسٹر صوات ڈوگن نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ مصافحہ کے علاوہ معانقہ کے شرف سے بھی مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ حضور نے ازراہ شفقت انہیں معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ حضور سے معانقہ کا شرف حاصل کر کے یہ چاروں یوگوسلاوین باشندے ازحد مسرور ہوئے۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ مسرت ان کے چہروں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ فرط عقیدت میں انہوں نے باری باری حضور کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور ہنسی خوشی استقبالیہ دعوت سے رخصت ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری سب سے بڑی عید

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے۔

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا کے کناروں تک غالب آ جائے گا۔"

تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے اور عیدالاضحیٰ کی بھی آمد آمد ہے۔ اپنی عید کے ساتھ اپنے مبلغ بھائیوں کی عید کا بھی خیال رکھتے ہوئے اولین موقع پر چندہ تحریک جدید کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائیں۔ اس طرح آپ بقایا داری کے داغ سے بھی محفوظ رہیں گے اور سب سے بڑی عید کا ثواب عظیم بھی حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جلسہ سالانہ

قریب آ رہا ہے۔ احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحی اور اس کے مسائل

(مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ مقیم کراچی)

عیدالاضحی چند دنوں تک منائی جانے والی ہے اس عید سے متعلق امور کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول:- نمازِ عید کی اہمیت اور اس سے متعلق مسائل۔

دوئم:- عید کی قربانیوں کی حقیقت اور متعلقہ ضروری مسائل۔

سوئم:- فریضۂ حج اور اس کے مسائل

ذیل کے مضمون میں امر اول یعنی نمازِ عید اور اس سے متعلق مسائل کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

عیدالاضحی:-

لفظ عید کی حقیقت حضرت مصلح موعود نے یوں بیان فرمائی ہے کہ:-

"عید کا لفظ اردو فارسی اور عربی زبان میں خوشی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہ معنے محاورے کے ہیں۔ درحقیقت عید کا لفظ عَوْد سے نکلا ہے اور عَوْد کے معنے دوبارہ واپس آنے اور بار بار آنے والی چیز کے ہیں۔ خوشی کے لئے یہ لفظ اس وجہ سے استعمال ہوتا ہے کہ خوشی بھی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے واسطے بار بار آنے کی خواہش ہوتی ہے۔"

دوسری جگہ آپ نے فرمایا ہے:-

"عید عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ خوشی اور راحت اور برکت کا دن جو انسان کے دل میں یہ بات پیدا کرتا ہے کہ وہ خواہش کرے کہ یہ دن پھر بھی اس پر آئے عید عَوْد سے نکلا ہے۔ تو عید وہ دن ہوا جس کے بار بار آنے کی خواہش کی جائے اور چاہا جائے کہ یہ دن بار بار آئے"

(خطبات عیدین حصہ اول صفحہ ۱۳۶، ۹۹)
(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب)

عام طور پر عیدالاضحی اور عیدالاضحیہ کے نام سے اس عید کا ذکر کیا جاتا ہے لفظ اَضْحٰی اور اَلْاَضْحِیَۃ دونوں لفظ "جمع" استعمال ہوئے ہیں ان کا مفرد ضَحِیَّۃ ہے اور معنوں کے اعتبار سے دونوں لفظ وقت اور قربانی کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جس سے مراد یہ ہوگی کہ ایسی قربانی جو چاشت کے وقت پیش کی جائے۔ چونکہ اس عید کی نماز اول چاشت کے وقت ادا کی جاتی ہے اور اس کے معاً بعد قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں اس لئے اس ساری کیفیت کو اَلْاَضْحٰی اور اَلْاُضْحِیَہ کے الفاظ سے بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس سے یہ مفہوم اخذ کرنا درست نہ ہوگا کہ چاشت کے وقت کے بعد قربانی جائز نہیں رہتی۔

عیدالاضحی ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ جب کہ حج نو ۹ ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔

عید کے ایام میں تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔ یہ تکبیریں نو ۹ ذوالحجہ کی نماز فجر سے شروع کرکے تیرہ ذوالحجہ کی نماز عصر تک پڑھنی ہوتی ہیں۔ تکبیر کے الفاظ جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:- اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

چونکہ اس عید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کے اقرار و اظہار کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا تکبیر کے علاوہ بھی اس مقصد کے تکبیر و تحمید میں مصروف رہنا چاہیئے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر و تحمید کیا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے۔ خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیریں کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں۔ اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط طریق رائج ہو گیا ہے۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو۔ یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے۔ وہ زور سے کہے۔ جس کا آہستہ وہ آہستہ۔ مگر آواز نکلنی چاہیئے"،

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء)

عید کی نماز کے لئے کسی کھلی جگہ کا انتخاب کیا جانا بہتر ہے۔ جہاں لوگ کثرت سے جا سکیں۔ اور بڑے مجمع کے لئے کفایت کر سکے چونکہ عید کی نماز میں ہر مرد و زن چھوٹے بڑے کو شامل ہونے کی تاکید احادیث میں آئی ہے اس لئے اسے خاص اہمیت دی جانی ضروری ہے۔ سیدنا

حضرت مصلح موعود نے عید کے اجتماع کو حشر کا نام دیا ہے جس سے مقصود کثرتِ اجتماع ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"عید کے دن بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے حشر کے معنے اکٹھا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ عید کے دن بھی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں حتّٰی کہ اس دن جمع ہونے کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ حائضہ عورتیں بھی جمع ہوں۔ وہ نماز نہ پڑھیں مگر دوسروں کے ساتھ دعا میں شامل ہوں"

(خطبات عیدین جلد اول صفحہ ۲۱۷)
(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب)

اگر کوئی کھلی اور مناسب جگہ عید کی نماز کے لئے میسر نہ آسکے۔ تو نماز عید مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے لیکن اس صورت میں ان عورتوں کے لئے جو اپنی مجبوری کے باعث نماز میں شامل نہیں ہوں گی وہ مسجد کے باہر بیٹھ کر خطبہ سن سکتی اور دعا میں شامل ہو سکتی ہیں۔

جن لوگوں نے قربانی دینی ہو ان کے لئے افضل سمجھا گیا ہے کہ وہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھائیں پئیں اور نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کریں۔

تیاری نمازِ عید

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے مندرجہ ذیل امور صراحت سے ملتے ہیں کہ:-

ا:- عید کی نماز سے قبل غسل کرنا

ب:- نئے یا صاف دُھلے ہوئے کپڑے پہننا۔

ج:- خوشبو کا استعمال کرنا۔

قرآن کریم میں ارشادِ باری ہے کہ:- خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ اسی حکم کا اطلاق جہاں عمومی طور پر انسان کی روزمرہ زیب و زینت اور نظافت پر ہوتا ہے وہاں خصوصی اجتماعوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مواقع پر اسکی اہمیت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور عیدین کیلئے اس حکم کی خاص رعایت رکھنی اشد ضروری ہے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جمعہ کے دن، عید کے دن، حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجمع میں خوشبو لگانی چاہیئے اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ مجمع میں خوبصورت نظر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم میں فطرت انسانی کی ترجمانی کی ہے"

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء)

جمعہ عیدین یا دیگر اجتماعوں میں یہ امر پسندیدہ سمجھا گیا ہے کہ انسان اچھے لباس اور زیب و زینت کا خیال رکھے لیکن اس کو ذاتی وجاہت۔ مال و دولت کی نمائش۔ فخر و مباہات کا موجب اور امیر و غریب کے درمیان دنیاوارانہ تضاد کا رنگ دے لینا کسی صورت جائز نہیں۔ جس زیب و زینت کی اجازت بیان ہوئی ہے اس میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جو لباس یا زینت تقویٰ کی روح سے خالی ہو وہ کسی حال میں بھی پسندیدہ نہیں قرآنی ہدایات

لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ

ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے

عید کی نماز کا وقت:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ" یعنی عید الضحیٰ کو جلدی پڑھو اور عید الفطر کو دیر سے پڑھو۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا تھا اور رمضان کے بعد کی عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب دو نیزے کی بلندی پر آجاتا تھا"

(خطبات عیدین)

نیز فرمایا:۔

"چونکہ احیاء سنت ہمارا فرض ہے اس لیے عید کی نمازیں مطابق سنت ہونی چاہئیں اور اس عید میں جلدی کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ لوگوں نے قربانی کرنی ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھانا کھاتے تھے"

(خطبات عیدین جلد اول ص ۲۱۹)

یہ امر سنت نبوی سے ثابت ہے کہ نماز عید کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے اور واپسی کے لیے الگ الگ راستے اختیار فرماتے۔ احباب کو حتی الوسع اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے

— عید کی نماز کیلئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی

— عید کی نماز صرف دو رکعت ہوتی ہے اس لیے نماز سے قبل یا بعد کوئی سنت یا نفل نہیں

— عید کی نماز اکیلے نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ اس کے لیے جماعت شرط ہے

— عید کی نماز پہلے ادا کرکے بعد میں خطبہ ہوتا ہے جبکہ جمعہ میں خطبہ پہلے اور نماز بعد میں پڑھی جاتی ہے

نماز عید کا طریق:۔

عید کی نماز دو رکعت ہوتی ہے جس میں تلاوت بالجہر ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ..... پڑھی جاتی ہے اس کے بعد سات تکبیریں بلند آواز سے کہی جاتی ہیں ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر پھر نیچے لائے اور کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں اسی طریق کے مطابق سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے قبل کہی جاتی ہیں

— نماز عید کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے جو کہ جمعہ کے خطبہ کی طرح ہی ہوتا ہے۔ البتہ خطبہ ثانیہ کے بعد امام اجتماعی دعا کرا دیتا ہے اور اس طرح نماز عید مکمل ہو جاتی ہے۔

(بتوسط نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی مرحوم حال کراچی کی وفات حسرت آیات پر کثیر تعداد میں احباب جماعت خود تشریف لاکر اور خطوط و تار کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کرکے ہمارے غم میں شریک ہوئے

میں ان تمام احباب کے خطوط کا فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں تاہم اس اعلان کے ذریعہ ان سب احباب کا جنہوں نے تعزیت فرمائی اور تجہیز و تدفین میں میری مدد فرمائی اپنی طرف سے اور دیگر خاندان کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے

وظائف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہر سال حضرت مصلح موعود کی یاد میں دو عدد ماہانہ وظائف مالیت ۲۰/- روپے دیتی ہے۔ یہ وظیفہ اس لڑکی کو دیا جاتا ہے جس کی دینی و علمی حالت اچھی ہوگی اور لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی ہوں وظیفہ سے پہلے دینی انٹرویو لیا جائیگا یہ وظیفہ صرف ربوہ کی کالج کی طالبات کیلئے ہے جو طالبات یہ تعلیمی وظیفہ حاصل کرنا چاہیں وہ اپنی صدر کی معرفت درخواست دیں اس پر انکا ایک امتحان عمومی دینی معلومات کا لیا جائے گا ایسی طالبات جو لجنہ کے کاموں میں دلچسپی رکھتی ہوں کو ترجیح دی جائے گی

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضرورت برائے مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پر نئے مخلص۔ محنتی اور دیانتدار مراقبین کی ضرورت ہے جو کہ جملہ مجالس کا دورہ کرکے مجالس کے حسابات چیک کرنے۔ وصولی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیتی ضروریات بھی پوری کرنے کی اہلیت اور تقریر کا ملکہ بھی رکھتے ہوں

سلسلہ عالیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے حضرات مکرم امیر صاحب / صدر صاحب مقامی اور امیر صاحب ضلع کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۲۵ / اکتوبر تک درخواست دیں

تنخواہ اور الاؤنس صدر انجمن کے قواعد کے مطابق دی جائے گی

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان گمشدہ

میرا بیٹا محمد ناصر رنگ گندمی عمر ۱۳ سال قد ۴½ فٹ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق پتہ ہو یا کوئی دیکھے تو ذیل کے پتہ پر پہنچا دے نیز احباب دعا بھی کریں کہ عزیز واپس گھر آجائے

عظیم اللہ معرفت ملک غلام احمد کمیشن ایجنٹ
کنری ضلع تھرپارکر سندھ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچہ ان دنوں بیمار رہتے ہیں اور خاکسار کو کچھ پریشانیاں ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص کرم سے خاکسار کی اہلیہ اور بچہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے

(محمود انور عاجز کارکن وقف جدید)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے والدہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(افتخار احمد پرنس کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)
(ساہیوال)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب سروسز ہسپتال لاہور میں برائے آپریشن داخل ہوئے ہیں ان کو Prostrat enlarged کی تکلیف ہے اگلے ہفتہ کسی دن بھی آپریشن متوقع ہے احباب دعا جاری فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمادے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین

(ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ
نرائن روڈ لاہور)

خصوصیت کے ساتھ دعا فرماویں نیز ہم سب پسماندگان کے لیے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(سید ناصر ارتضیٰ علی
۴۳/۳۴ سٹریٹ ۱۹ شرف آباد کراچی ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان وظائف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر وظائف حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے امتحان ہوں گے زیادہ سے زیادہ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوں۔ ہر دو امتحانوں میں ۷۰% فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے گذشتہ سال چھوٹے معیار یعنی وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان دیا تھا وہ بڑے معیار یعنی وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا امتحان دے سکتی ہیں۔ بشرطیکہ کالج میں پڑھتی ہوں۔ لیکن اسی معیار کا دوبارہ نہیں دے سکتیں۔

وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ۵۰ روپے ماہوار اور وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۳۰ روپے ماہوار پر مشتمل ہے یہ وظائف ایک سال کے لئے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعماء/زعماء اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرمائیں

(۱) انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۱ر اکتوبر/اخاء و یکم و دو نومبر/نبوت کو منعقد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اراکین کی شمولیت کے لئے ابھی سے بھرپور کوشش شروع کر دیں۔ ہر ضلع کی مجالس کی نمائندگی سو فیصد ہونی چاہیئے۔ جزاکم اللہ۔

(۲) شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسماء منتخب کر کے ۱۵ر اکتوبر/اخاء تک دفتر مرکزیہ میں ضرور بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ اکتوبر میں کتاب "لیکچر سیالکوٹ" اور ماہ نومبر میں کتاب "جنگ مقدس" کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میری ہمشیرہ کوثر پروین ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت دے آمین ثم آمین۔

(ندیم احمد انور میاں محمد اکبر صاحب امریکی مکان ۱۱/۳۸ فیکٹری ایریا ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے انہیں نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالرؤف دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(۳) مکرمی چوہدری محمد طفیل صاحب سعید بمقام گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بوجہ عارضہ دل سخت بیمار چلے آ رہے ہیں بہت کمزور ہو چکے ہیں قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت دے۔

(رشید غلام احمد نثار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ)

(۴) محترمہ بیگم صاحبہ جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب جو محلہ

انٹرویو دینی معلومات

امسال سالانہ اجتماع پر ہونے والے انٹرویو کے لئے تین کتب یعنی "لیکچر لاہور"، "لیکچر سیالکوٹ" اور رسالہ "الوصیت" مقرر کی جاتی ہیں۔ ممبرات ان کا بغور مطالعہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ سراج بی بی صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پرانی کارکن تھیں اور قریباً ایک سال سے بیمار تھیں مورخہ ۵/۱۰/۸۰ بروز اتوار ایک بجے دوپہر اپنے داماد مکرم خواجہ برکت اللہ صاحب طاہر کے ہاں لاہور میں اکہتر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے اپنے پیچھے اپنی اکلوتی بیٹی عزیزہ شمس النساء بیگم ایک نواسی اور چار نواسے سوگوار چھوڑے ہیں۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں اس لئے مکرم خواجہ برکت اللہ طاہر صاحب ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ جہاں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ وگیمبیا نے دعا فرمائی۔ مرحومہ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت ایک لمبے عرصہ تک خدمت سلسلہ کی توفیق بخشی۔ مرحومہ نہایت نیک، تہجد گذار، دعا گو، محنتی اور کم گو خاتون تھیں سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں جگہ ملنے کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور خدمت سلسلہ کے لئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(عبدالحکیم اکمل سابق مبلغ ہالینڈ)

(۲) میرا نواسہ چوہدری ناصر احمد صاحب ابن چوہدری فیض محمد صاحب آج یکم اکتوبر بوقت نو بجے صبح بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مخلص احمدی نوجوان مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کا مالک تھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد یعقوب (کاتب) اڈہ ٹھکریانوالہ ضلع فیصل آباد)

---

(۳) دارالصدر شرقی ب کی صدر لجنہ اماء اللہ بیان کرتی ہیں حسب ذیل بہنوں نے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں حاصل کرنے کی خاطر تعمیر مساجد کا چندہ لے کر داخل خزانہ کروا دیا ہے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔ (۱) مکرمہ امۃ الودود صاحبہ بیگم سید عبدالحی صاحب (۲) عزیزہ سائرہ اشرف صاحبہ (۳) مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی نیک مرادیں پوری کرے اور حسناتِ دارین سے نوازے آمین۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید ربوہ)

(۵) خاکسارہ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی بہت سی دوسری پریشانیوں نے آگھیرا ہے چھوٹا بچہ بھی کافی بیمار رہا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر مشکل اور پریشانی دور کرے اور اپنے فضل و کرم نازل فرمائے آمین (قرۃ العین انصار۔ راولپنڈی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
(درثمین)

جماعت احمدیہ رات دن اس جدوجہد میں ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے لائے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ بھی اسی منصوبہ کی ایک کڑی ہے۔ عالمگیر جماعت کے تمام امراء صاحبان چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اپنے ہاں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ اس فنڈ میں چندہ کی وصولی باقاعدگی سے اور مرحلہ دار ہو رہی ہے۔ اگر کسی جگہ کمی ہو تو اسے بہت جلد پورا کرنے کی سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے یونیورسٹی لاء کالج میں ایف۔ای۔ایل کی صبح اور شام کی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ تمام بی۔اے بی۔ایس سی طلباء و طالبات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کالج کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۴ر اکتوبر ہے۔ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول بھی لگائی جائیں۔

کیریکٹر سرٹیفکیٹ، میٹرک۔ بی۔اے/بی ایس سی ڈبلومہ بھر پور سرٹیفکیٹ اور تین پاسپورٹ سائز فوٹو۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۰ء
منور احمد نعیم۔ کمرہ نمبر ۲۵۲ ہاسٹل نمبر ۲۔ نیوکیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور
(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے فوری طور پر کارکن چاہئیں خواہشمند دوست فوری طور پر اپنی درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام بھجوا دیں۔

۱۔ بیلدار	۲	۲۔ جمعدار	۱
۲۔ جمعدارنی	۱	۴۔ ماشکی	۱

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر)

زکوٰۃ کم اداشدگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وقف جدید اور احباب کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی، جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ر دسمبر کو ہوتی ہے ... بہت زیادہ حصہ لے گی"

احباب کرام! وقف جدید کا بجٹ ۳۱ر دسمبر سے قبل سو فیصد ادا کر کے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نیک توقع پوری فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ممبران انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

جن انصار حضرات نے رویا، کشف یا الہام کی بناء پر احمدیت قبول کی ہے وہ مہربانی کر کے اس کو خوشخط حلفیہ بیان کے ساتھ لکھ کر یا لکھوا کر مجھے ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ

(سید احمد علی قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی مسماۃ تہمینہ ماجد کا نکاح مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم طاہر احمد طاہر ابن چوہدری سلطان احمد صاحب سلطان ساکن پیپلز کالونی فیصل آباد کے ساتھ ہوا۔ جس کا اعلان مکرم برکت اللہ محمود صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے مورخہ ۲۲ر۸ء کو گلگشت کالونی میں کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور بیشتر ثمرات حسنہ کرے عبد الماجد ایس۔ ڈی۔ او گلگشت کالونی ملتان

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد شفیع صاحب نگینہ جنرل سٹور گول بازار ربوہ کے خسر محترم عبد الرحمٰن صاحب (سابق کارکن نصرت آرٹ پریس ربوہ) مورخہ ۱ر۸ء کو مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کے بیٹے مکرم عبد السبحان صاحب ایم ایس سی آپ کی میت ربوہ لے کر آئے۔ بعد نماز مغرب مسجد مہدی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور خود سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد صادق نگینہ۔ گول بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ — چوک گھنٹہ گھر
ربوہ — بالمقابل ایوان محمود

ربوہ اور مضافات ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد رجسٹرڈ ادارہ
کوٹھی مکانات۔ پلاٹس نیز زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے آپ اپنے مستعد و معاون رجسٹرڈ ادارہ کی خدمات حاصل کریں۔
آپ کا اپنا با اعتماد رجسٹرڈ ادارہ
یونائیٹڈ اسٹیٹس اقصیٰ روڈ ربوہ
رجسٹر نمبر ایل ۴ ۵۲۵